107302

RS: 3/-

ہفت روزہ
الجمعیۃ
نئی دہلی

جلد ۱۵ شمارہ ۱۲ ۲۲ تا ۲۸ مارچ ۲۰۰۲ء ۸ تا ۱۳ محرم الحرام ۱۴۲۳ھ

این ڈی اے میں شامل اقتدار کی لالچی نام نہاد

سیکولر پارٹیاں اب بھی ہوش میں آجائیں۔ ورنہ

جو چپ رہے گی زبانِ خنجر لہو پکارے گا آستیں کا

گجرات میں نریندر مودی حکومت نے مسلمانوں کے قتل عام میں جو کردار ادا کیا ہے اگر این ڈی اے میں شامل سیکولر پارٹیاں خاموش تماشائی بنی رہیں تو انھیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ سیاست کا کوڑے دان بہت وسیع اور گہرا ہوتا ہے اور اس میں گر جانے کے بعد وہاں سے نکلنا کوئی آسان کام نہیں ہوتا

محمد سالم جامعی

مسلسل ایک ہفتہ تک گجرات جلتا رہا۔ انسانی لاشوں کے جلنے کی بو گجرات کی پوری فضا میں گھری ہوئی محسوس ہوتی رہی۔ عمارتوں کو کھنڈر میں تبدیل کیا جاتا رہا۔ جائیدادوں اور املاک کو پوری طرح تباہ و برباد کر ڈالا گیا۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق آج ۲ ہزار سے زائد بے قصور انسانوں کو رام کے پجاری خاک و خون میں نہلا چکے ہیں۔ دس ہزار کروڑ روپے سے زائد مالیت کی جائیداد و املاک لوٹ کر جلا ڈالی گئی ہیں اور ان سب کا افسوسناک پہلو یہ ہے کہ گجرات کی فاشسٹ اور ظالم ہندوتو کی سرپرست مودی حکومت نہ صرف خاموش تماشائی بنی رہی بلکہ نیوٹن کے اصول "ہر عمل کا رد عمل ہوتا ہے" کو دوہرا کر قاتل ہندوؤں کے حوصلے بڑھاتی رہی اور اس سے بھی افسوسناک بات یہ ہے کہ این ڈی اے حکومت میں بیٹھے ہوئے سفاک و قاتل مودی کے سرپرست واجپئی اور ایڈوانی اس بے دردی سے قاتل کو کلین چٹ دینے میں لگے ہوئے ہیں۔ اس پر مستزاد یہ کہ این ڈی اے میں شامل اقتدار کی لالچی نام نہاد سیکولر پارٹیاں اس قتل عام پر خاموش تماشائی بنی ہوئی ہیں۔

یہ کس قدر شرم کی بات ہے کہ گجرات کے چپہ چپہ پر مسلمانوں کے قتل عام کو انجام دینے والا مودی جو گجرات کے قتل عام کے مجرم کی حیثیت سے جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہونا چاہئے تھا، اسے ملک کا ہیرو ثابت کیا جا رہا ہے اور وزیر اعظم بھی انتہائی بے شرمی اور ڈھٹائی سے کہہ رہے ہیں کہ نریندر مودی نے ۷۲ گھنٹوں میں فسادات پر قابو پا کر عقل مندی کا کام انجام دیا ہے جس کا صاف مطلب ہے کہ جو ہے

تین دن اور تین رات گجرات کے شہروں، قصبوں اور دیہات میں موت کا تانڈو رقص کرتا رہا۔ ہزاروں افراد کی جان لے لی اور اربوں روپے کی جائیدادیں جلا کر خاکستر کر دی گئیں۔ یہ صرف ایک معمول کی بات تھی۔ کیا اس کا مطلب یہ نکالا جائے کہ گودھرا حادثہ کے رد عمل میں پورے گجرات میں جو کچھ ہوا وہاں اس سے بھی زیادہ کچھ ہونا چاہئے تھا۔ کم سے کم این ڈی اے کے کنوینر اور خود کو سوشلسٹ لیڈر کہنے والے جارج فرنانڈیز کو تو اس پر شرم آنی چاہئے کہ ان کے انتظام میں کام کرنے والا این ڈی اے کس مجرم اور بیمار ذہنیت کے شخص پرچارک کی سرپرستی کر رہا ہے۔ فرنانڈیز کی پارٹی سمتا پارٹی کی صدر جیا جیٹلی تو حد سے ہی گزر گئیں اور وہ نہ صرف مودی کی تعریف و توصیف کرنے میں لگی ہوئی ہیں بلکہ انھوں نے تو گجرات میں فوج بھیجنے کو بھی غیر ضروری قرار دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ گجرات کی پولیس نے بہت جلد فساد پر قابو پا لیا ہے اور اگر گجرات کی پولیس اور انتظامیہ اس مستعدی کا مظاہرہ نہ کرتی تو فساد کی ہلاکت خیزی اس سے کہیں زیادہ ہوتی جبکہ این ڈی اے کے لیڈروں میں گجرات پہنچنے والے جارج فرنانڈیز پہلے لیڈر تھے اور فسادیوں نے خود

ان کے ساتھ جو سلوک کیا ہے وہ بہت اچھی طرح جانتے ہیں۔ انھوں نے اپنے بیان میں خود بھی مودی حکومت کے تئیں اور ان کی غفلت پر اظہار افسوس کیا ہے۔ ان کی رائے پہلے دن ہی گجرات کو فوج کے حوالے کر دینے کی تھی مگر چونکہ مودی اور ایڈوانی مسلمانوں کے قتل کا ایک نشانہ مقرر کر چکے تھے اور وہ تین دن اور تین رات کے مسلسل قتل عام کے بعد ہی پورا ہو سکتا تھا اس لئے وزیر دفاع سمیت تمام انسانیت دوست لوگوں کے اس مطالبہ پر کوئی توجہ نہیں دی گئی۔

گجرات کے حالیہ فسادات نے اپنی ہولناکی میں گزشتہ تمام فسادات کو پیچھے چھوڑ دیا ہے۔ حد تو یہ ہے کہ جسے ان فسادات کی منصوبہ بندی کے ثبوت کے طور پر پیش کیا جا سکتا ہے کہ ان فسادات میں سرکاری محکموں، میونسپل کارپوریشن کے ریکارڈوں اور دستاویزوں کے ذریعے مسلمانوں اور ان کی جائیدادوں کی شناخت کر کے انھیں تباہ و برباد کیا گیا ہے۔ یہ ایک ایسی تکنیک ہے جسے صرف اور صرف سرکاری سرپرستی سے ہی پورا کیا جا سکتا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ بی جے پی کی اقتدار کی پالکی کو ڈھونے والے جارج فرنانڈیز، ممتا بنرجی، رام ولاس پاسوان،

شرد یادو، کرونا ندھی اور سب سے طاقتور آندھرا پردیش کے وزیر اعلیٰ چندرا بابو نائیڈو گجرات کے اس قتل عام اور درندگی کے ننگے ناچ پر خاموش کیوں ہیں؟

سچی بات یہ ہے کہ بقول سی پی ایم رہنما سومناتھ چٹرجی ملک کی باگ ڈور این ڈی اے کے ہاتھ میں نہیں بلکہ آر ایس ایس کے ہاتھ میں ہے جس کا ایجنڈا ہی ملک سے اقلیتوں کو ختم کرنا ہے۔ آر ایس ایس ایک دہشت گرد تنظیم ہے جو چاہتی ہے کہ ہندوستان سے اقلیتوں کو یا تو ختم کر دیا جائے اور یا انھیں دوسرے درجہ کی شہریت قبول کرنے پر مجبور کر دیا جائے تاکہ وہ ہندو راشٹر کے قیام میں رکاوٹ نہ بن سکیں۔ گجرات کا حالیہ فساد آر ایس ایس کی اسی دہشت گردی کا ایک حصہ ہے۔ جہاں تک این ڈی اے میں شامل نام نہاد سیکولر پارٹیوں کا تعلق ہے واجپئی جی ان کی منہ بھرائی کرتے کرتے انھیں اس منزل پر پہنچا چکے ہیں کہ اب وہ اقتدار کے بغیر شاید ایک لمحہ بھی زندہ نہیں رہ سکتیں ورنہ کیا وجہ ہے کہ مظلوموں کی لڑائی کو اپنا سیاسی اصول بتانے والے پاسوان، شرد یادو اور ممتا بنرجی جیسے لیڈر بھی اس صدی کے سب سے بڑے قتل عام پر خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔

واجپئی جی این ڈی اے میں شامل نام نہاد سیکولر پارٹیوں کی منہ بھرائی کرتے کرتے انھیں اس منزل پر پہنچا چکے ہیں کہ اب وہ اقتدار کے بغیر شاید ایک لمحہ بھی زندہ نہیں رہ سکتیں ورنہ کیا وجہ ہے کہ مظلوموں کی لڑائی کو اپنا سیاسی اصول بتانے والے پاسوان، شرد یادو اور ممتا بنرجی جیسے لیڈر بھی اس صدی کے سب سے بڑے قتل عام پر خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔

این ڈی اے میں شامل یہ نام نہاد سیکولر پارٹیاں اور ان کے لالچی لیڈر بہت دنوں تک ملک کے عوام کو سیکولرزم کا راگ الاپ کر دھوکہ دے چکے ہیں۔ اب انھیں دو ٹوک فیصلہ کرنا ہوگا کہ وہ اگر سیکولرزم پر یقین رکھتے ہیں تو وہ بی جے پی کے غلام اس الائنس سے باہر آ جائیں اور اگر وہ اس کی جرأت کھو چکے ہیں اور ان کی حق و ضمیر کی آواز قطعی مر چکی ہے تو انھیں صاف صاف اعلان کر دینا چاہئے کہ وہ بھی ایڈوانی، واجپئی اور مودی کی طرح سنگھ پریوار کا ہی ایک حصہ ہیں تاکہ ملک کے سیکولر عوام اور محب وطن ہندوستانیوں کو یہ سمجھنے میں آسانی ہو سکے کہ کون ملک کا دوست ہے اور کون دشمن!

ہمیں معلوم ہے کہ کرسی اور اقتدار کے بھوکے یہ نام نہاد سیکولر لیڈر نہ این ڈی اے کو چھوڑیں گے نہ مودی حکومت کی برخاستگی کے لئے واجپئی پر دباؤ ڈالیں گے اور نہ ہی وشو ہندو پریشد جیسی دہشت گرد تنظیم پر پابندی کا مطالبہ کریں گے۔ اس لئے کہ ان کا مقصد حکومت کی رسہ کشی میں زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانا ہے اور مسٹر واجپئی اسی پالیسی پر عمل پیرا بھی ہیں۔ ان کے عمل سے صاف ظاہر ہو رہا ہے کہ انھوں نے حلیفوں کو لوٹ کھسوٹ کی پوری پوری چھوٹ دے رکھی ہے۔ ان سے کہہ دیا ہے کہ وہ اس کے بدلے میں اپنے ہونٹ بند رکھیں اور بی جے پی کے ایجنڈے پر عمل کرنے میں رکاوٹ نہ بنیں اور یہی وہ خفیہ معاہدہ ہے جس کی وجہ سے جلتے ہوئے گجرات اور اس کی آگ

(باقی صفحہ ۱۱ پر)

جدہ کے الایمان اسٹریٹ میں واقع دارالسرور محل

جو نواز شریف کا مسکن ہے

شریف خاندان کی پاکستان سے جلاوطنی اور سعودی عرب میں ان کے حالات معمولات بظاہر پراسراریت کی دبیز تہوں میں گم ہیں۔ اس لیے پاکستان کی سیاست سے دلچسپی رکھنے والا ہر شخص شریف خاندان کے حالات و واقعات کی تفصیلات جاننے کا خواہش مند ہے۔ اس حوالے سے شریف خاندان کے حالات کی کھوج بھی بن چکی ہے۔ پچھلے دنوں [illegible] عمرے کی سعادت نصیب ہوئی تو [illegible] جدہ کے [illegible] "دارالسرور" میں لے گیا جو پچھلے ایک سال سے شریف خاندان کا مستقر ہے۔ [illegible] پاکستان کے وزیر اعظم رہنے والے نواز شریف کے خاندان کے حالات [illegible] میں ان سے ملاقات کی تفصیل درج ذیل ہے۔

[illegible] صاف ستھری روشن اور [illegible] جدہ کا یہ حصہ الایمان اسٹریٹ کہلاتا ہے [illegible]

[illegible]

قازقستان

نئی سیاسی جماعت ڈیموکریٹک چوائس سے حکومت پریشان

[illegible]

جمہوریت کے لیے مظاہرہ

[illegible]

ہفت روزہ **الجمعیۃ** نئی دہلی

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اُترپردیش میں صدر راج کیوں؟

جیسا کہ توقع تھی اترپردیش کے گورنر مسٹر وشنو کانت شاستری نے اترپردیش کو ایک بار پھر صدر راج کے حوالہ کر دیا ہے۔ اترپردیش کی جمہوری تاریخ میں یہ دسواں موقع ہے جب اترپردیش کو صدر کی حکمرانی جھیلنی پڑے گی۔

اترپردیش کے حالیہ اسمبلی انتخابات میں معلق اسمبلی کے وجود میں آنے کے بعد جہاں ریاست میں سب سے بڑی پارٹی کے روپ میں ابھر کر سامنے آنے والی سماجوادی پارٹی حکومت سازی کی دعویدار تھی وہیں دوسری پارٹیاں خاص طور پر بی جے پی اور بی ایس پی ایک بار پھر اس کوشش میں تھیں کہ کسی طرح جوڑ توڑ کر کے وہ حکومت بنالیں۔ گورنر مسٹر شاستری نے ان دونوں پارٹیوں کو اس جوڑ توڑ کے لیے تقریباً دو ہفتہ کا موقع بھی فراہم کیا، مگر چونکہ دونوں پارٹیاں اپنے اپنے موقف سے نیچے اترنے کو تیار نہیں ہوئیں اس لیے مسٹر شاستری نے مستحکم حکومت کے قیام کا امکان نہ ہونے کا بہانہ کر کے ریاست میں صدر کی حکومت کی سفارش کر دی تاکہ بی جے پی کو مزید توڑ جوڑ کا موقع مل سکے اور جب وہ اس لائق ہو جائے کہ حکومت بنا سکے تو صدر راج ختم کر کے اسے حکومت سازی کا موقع دے دیا جائے۔

یہ حقیقت اپنی جگہ ہے کہ اترپردیش اسمبلی میں سماجوادی پارٹی ایک سو چوالیس سیٹوں کے ساتھ سب سے بڑی پارٹی ہے جبکہ بی ایس پی اٹھانوے سیٹوں کے ساتھ دوسرے اور بی جے پی اٹھاسی سیٹوں کے ساتھ تیسرے نمبر پر ہے، مگر گورنر کی اس بدبختی کا کیا کیا جائے کہ انھوں نے مستحکم حکومت کے نام پر سماجوادی پارٹی کے حکومت سازی کے دعوے کو یکسر مسترد کر دیا۔

اصل بات یہ ہے کہ مسٹر وشنو کانت شاستری جو دستور اور روایات سے زیادہ سنگھ پریوار کے وفادار سمجھے جاتے ہیں کسی قیمت پر نہیں چاہتے تھے کہ سماجوادی پارٹی اور اس کے اسمبلی لیڈر ملائم سنگھ یادو اقتدار میں آجائیں۔ ان کی سنگھ سے وابستگی اور اس سے وفاداری کا تقاضہ بھی یہی تھا کہ وہ یا تو بی جے پی کو اقتدار حوالہ کر دیں اور یا پھر اسے یہ موقع فراہم کر دیں کہ وہ اپنی گذشتہ تاریخ دہراتے ہوئے بی ایس پی جیسی پارٹیوں سے نرم چارہ حاصل کر کے اقتدار کے گلیاروں تک پہنچنے کی اہل بن جائے۔ حالانکہ بی ایس پی لیڈر مس مایاوتی نے پارلیمنٹ کی رکنیت سے مستعفی ہو کر اور اسمبلی کی اپنی ہر دو سیٹ باقی رکھ کر یہ صاف کر دیا ہے کہ ان کا ہدف اترپردیش کا وزیر اعلیٰ بننا ہے، مگر بی جے پی اندر ہی اندر اپنی توڑ پھوڑ کی حکمت عملی پر پوری طرح عمل پیرا ہے۔ بی جے پی کے ریاستی صدر کلراج مشرا نے نئے اسمبلی ممبران کو جن کی ایک بڑی تعداد بی ایس پی سے وابستہ ہے یہ کہہ کر خوف زدہ کرنا شروع کر دیا ہے کہ اگر بی جے پی حکومت نہیں بنا پائی تو دوبارہ اسمبلی انتخابات ہو سکتے ہیں۔ ظاہر ہے اس دھمکی سے بی ایس پی کے وہ ارکان جو پہلی بار اسمبلی میں پہنچے ہیں یہ سوچنے پر مجبور ہوں گے کہ وہ یا تو مایاوتی کو بی جے پی کی حمایت پر مجبور کریں اور یا پھر علاحدہ گروپ بنا کر بی جے پی کی حمایت پر میدان میں آجائیں۔ گذشتہ اسمبلی میں ایسا ہو بھی چکا ہے، کلیان سنگھ نے مایاوتی کے حمایت واپس لے لینے کے بعد یہی کھیل کھیلا تھا اور کانگریس و بی ایس پی کے ارکان اسمبلی توڑ کر اور انھیں وزارتیں دے کر اپنی حکومت بنالی تھی اور یہ سب کام انھیں راج ناتھ سنگھ کے ذریعہ کرایا گیا تھا جو آج بی جے پی اسمبلی پارٹی کے لیڈر ہیں اور اگر بی جے پی حکومت بنتی ہے تو وہی وزیر اعلیٰ بھی ہوں گے۔ بی ایس پی میں بغاوت کے کچھ آثار نظر بھی آنے لگے ہیں حالانکہ ظاہری سطح پر ابھی کچھ زیادہ ہلچل نہیں ہے لیکن بی ایس پی کے اندر کے حالات سے واقف کچھ لوگوں کو بہرحال بغاوت کی بو آنے لگی ہے۔ مسٹر راج ناتھ سنگھ نے بی ایس پی کے ارکان اسمبلی کی طرف جو چارہ پھینکا ہے اس کے پس منظر میں یہ بات صاف دکھائی دے رہی ہے کہ دس دس لاکھ روپے دے کر ٹکٹ حاصل کرنے اور پھر لاکھوں لاکھ روپے کے اسمبلی اخراجات برداشت کر کے اسمبلی کی رکنیت حاصل کرنے والے بی ایس پی ارکان اسمبلی کے لیے اس میں کافی کشش ہے، ان کا یہ محسوس کرنا بھی ایک فطری بات ہے کہ ان کی لیڈر تو ان کی کمائی ہوئی دولت سے اپنی جھولی بھر چکی ہے اور اگر وہ اقتدار سے دور رہتے ہیں تو وہ اپنی جھولیاں کیسے اور کہاں بھریں گے۔

انھیں یہ بھی بہت اچھی طرح معلوم ہے کہ ان کی یہ خالی جھولیاں اگر کوئی پارٹی بھر سکتی ہے تو وہ صرف اور صرف بی جے پی ہی ہے۔ مسٹر وشنو کانت شاستری نے بھی ریاست میں صدر راج اس لیے نافذ کرایا ہے تاکہ بی جے پی کو پوری طرح توڑ جوڑ کے کھیل کا موقع مل سکے۔

اترپردیش کو صدر راج کے حوالہ کرنے میں کانگریس اور اس کی ڈھلمل قیادت کا بھی بڑا ہاتھ رہا ہے۔ مسلسل چند دنوں تک یہ طے نہیں کر سکی کہ وہ کس پارٹی کو حمایت دے گی۔ کانگریس بی ایس پی کو حمایت نہیں دے سکتی تھی اس لیے کہ اول تو وہ کانگریس کی حمایت کی طالب نہیں تھی اور دوسرے اس کے بار پہلے ہی دن سے بی جے پی سے جڑے ہوئے تھے۔ کانگریس اگر حمایت دے سکتی تھی تو صرف سماجوادی پارٹی کو ہی دے سکتی تھی، اس کے بعض لیڈروں کی طرف سے ایسے اشارے بھی ملے تھے مگر نہ معلوم وجوہات کی بنا پر گورنر کے سامنے اپنا کوئی موقف بیان نہیں کر سکی جس کا فائدہ اٹھا کر گورنر نے صوبہ میں صدر راج کی سفارش کر دی۔

یہ سچ ہے کہ گذشتہ تین سال پہلے جب ایک ووٹ سے مرکز میں باجپئی حکومت گر گئی تھی اور اس وقت کانگریس اس پوزیشن میں تھی کہ وہ سیکولر پارٹیوں کے تعاون سے حکومت بنا سکے۔ سماجوادی پارٹی اور اس کے لیڈر ملائم سنگھ کی ضد کی ہی وجہ سے سیکولر حکومت قائم نہیں ہو سکی تھی جس کے بعد پارلیمانی انتخابات کرانے پڑے تھے لیکن یہ کانگریس اور اس کی قیادت نے ملائم سنگھ اور ان کی سماجوادی پارٹی سے اس کا انتقام لیا ہو مگر یہ حقیقت بھی اپنی جگہ ہے کہ اگر کانگریس یوپی میں حکومت بنانے کے لیے ملائم سنگھ کی حمایت کا اعلان کر دیتی تو شاید اتنی آسانی کے ساتھ مسٹر شاستری ریاست میں صدر راج کی سفارش نہ کر پاتے۔ اس لیے کہ کانگریس کی حمایت کے بعد اسمبلی میں ملائم سنگھ ایک مضبوط دعویدار بن جاتے اور گورنر کو مجبور ہو جانا پڑتا کہ وہ انھیں حکومت سازی کا موقع دیتے کہ وہ ایوان میں اپنی اکثریت ثابت کریں۔

دراصل سیکولر پارٹیوں کی باہمی رسہ کشی اور انتشار و افتراق کی پالیسی ہی ہے جس نے بی جے پی کو سیکولر ہندوستان میں طاقتور بنا دیا ہے، ورنہ ہندوستانی عوام تو ہر انتخاب میں یہ ثابت کرتے رہے ہیں کہ فرقہ پرست طاقتیں نہیں بلکہ سیکولر طاقتوں پر ہی بھروسہ ہے۔

ریاستی اسمبلی انتخابات ہوں یا پارلیمانی، بی جے پی جب سیکولر پارٹیوں کے نفاق سے ہی اقتدار کے گلیاروں تک پہنچی ہے، سیکولر طاقتیں اس کا بار بار تجربہ بھی کر چکی ہیں مگر معلوم نہیں وہ اس سے سبق کب حاصل کریں گی؟

بہرحال اس وقت "ہماچل ہندوستان" [illegible]

کہا جانے والا اترپردیش صدر راج کے زیر سایہ زندگی گزار رہا ہے، یہ دور کتنی لمبی ہوگا کہ کب تک اسے صدر راج کا یہ دور جھیلنا پڑے گا۔ لیکن یہ بات طے ہے کہ اگر سیکولر پارٹیوں نے اب بھی کوئی سبق نہ سیکھا تو آنے والا وقت انھیں ہرگز معاف نہیں کرے گا اور ایک وقت آئے گا جب ملک کے عوام انھیں سیاسی کوڑے دان کی نذر کر دیں گے۔ ○○

جواہر القرآن

حضرت شیخ الہندؒ

سورہ ہود : ۱۱
ترجمہ آیات : ۸-۱۱

○ اور اگر ہم روکے رکھیں ان سے عذاب کو ایک مدت معلوم تک تو کہنے لگیں کس چیز نے روک دیا عذاب کو، سنتا ہے جس دن آئے گا ان پر نہ پھیرا جائے گا ان سے اور گھیر لے گی ان کو وہ چیز جس پر ٹھٹھے کیا کرتے تھے (ف۱)

○ اور اگر ہم چکھا دیں آدمی کو اپنی طرف سے رحمت پھر وہ چھین لیں اس سے تو وہ ناامید ناشکر ہوتا ہے (ف۲)

○ اور اگر ہم چکھا دیں اس کو آرام کے بعد تکلیف جو پہنچی تھی اس کو تو بول اٹھے دور ہوئیں برائیاں مجھ سے وہ تو اترانے والا شیخی خور ہے (ف۳)

○ مگر جو لوگ صابر ہیں اور کرتے ہیں نیکیاں ان کے واسطے بخشش ہے اور ثواب بڑا (ف۴)

فوائد —— **علامہ شبیر احمد عثمانیؒ**

ف۱ یعنی جب ان کی شرارتوں پر عذاب الٰہی سے ڈرایا جاتا ہے مگر خدا کی حکمت ایک مدت معین تک عذاب کو روکے رکھتی ہے تو تکذیب و استہزاء کے طور پر کہتے ہیں کہ وہ عذاب کہاں ہے آ کیوں نہیں جاتا؟ کس چیز نے آنے سے روک رکھا ہے؟ فرماتے ہیں کیا مذاق کرتے ہو، وقت معین پر جب عذاب آئے گا کسی کے ٹالے نہ ٹلے گا، اور ہر طرف سے گھیر کر تباہ و برباد کر کے چھوڑے گا۔

ف۲ یعنی ابھی کہتے ہیں عذاب کہاں ہے، کیوں نہیں آتا، حالانکہ آدمی بڑا ناشکر اور تھڑدلا ہے کہ اگر خدا چند روز اپنی مہربانی سے عیش و آرام میں رکھنے کے بعد تکلیف میں مبتلا کر دے تو پچھلی مہربانیاں بھی بھلا دیتا ہے اور ناامید ہو کر آئندہ کے لیے آس توڑ بیٹھتا ہے۔ گذشتہ پر ناشکری اور آئندہ سے مایوسی یہ اس کی زندگی کا حاصل ہے۔

(ف۳) یعنی مصیبت کے بعد اگر خدا آرام و آسائش نصیب کر دے تو سمجھتا ہے کہ اب ہمیشہ کے لیے مصائب و تکالیف کا خاتمہ ہو چکا، پچھلی کیفیت بھی لوٹ کر آنے والی نہیں، اس وقت خوشی اور غرور میں شیخیاں مارتا اور اتراتا پھرتا ہے حالانکہ چاہیے تھا کہ پچھلی حالت یاد کر کے خدا کا شکر ادا کرتا اور اس کے احسان کے سامنے جھک جاتا۔

(ف۴) یعنی جو حال اوپر عام انسانوں کا بیان ہوا اس سے خدا کے وہ بندے مستثنیٰ ہیں جو تکلیف و مصیبت کا مقابلہ صبر و استقامت سے کرتے اور امن و راحت کے وقت شکر گزاری کے ساتھ عمل صالح میں مستعدی دکھاتے ہیں، ایسے ہی لوگ خدا کی عظیم الشان بخشش اور بڑی اجر [illegible] کے مستحق ہیں۔

اجودھیا تنازعہ

آر ایس ایس کی طویل المدتی حکمت عملی کا حصہ ہے

معروف ہندی کالم نگار جناب راج کشور کی تجزیاتی تحریر

کسی نے ٹھیک ہی کہا ہے کہ مرض اور مسئلہ کو پالنا نہیں چاہیے بلکہ جیسے ہی ان کا پتہ چلے فوراً علاج کرلینا چاہیے ورنہ کبھی بھی یہ پریشان کرسکتے ہیں۔ جس اجودھیا تنازعہ کے تعلق سے ملک ڈھائی سال سے راحت کی سانس لے رہا تھا کہ جب تک مرکز میں این ڈی اے کی حکومت ہے اور اس میں بی جے پی شامل ہے اجودھیا میں امن رہے گا لیکن اس کے باوجود بھی یہ تنازعہ ایک بار پھر سر اٹھا رہا ہے اور ملک کے کئی حصوں میں فرقہ پرستی کی آگ لگ چکی ہے۔ [illegible]

اجودھیا میں ایکوائر شدہ متنازعہ یا غیر متنازعہ زمین پر کسی بھی مذہبی سرگرمی کی اجازت نہیں دی جاسکتی

سپریم کورٹ کا ایک اہم اور تاریخی فیصلہ

[illegible]

حکومت کا موقف

[illegible]

فیصلہ کے اہم نکات

[illegible]

گجرات میں فرقہ پرستی کا ننگا ناچ

انگریزی پریس کی نظر میں

گجرات میں جب سے فسادات پھوٹ پڑے ہیں وشو ہندو پریشد کے کارکنان میڈیا طور پر ایک غلط پراپیگنڈہ تقسیم کر رہے ہیں جس میں ہندو بھائیوں کو مخاطب کیا گیا ہے اور ان سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ مسلمانوں اور دیگر اقلیتوں کا سماجی بائیکاٹ کریں۔ اس میں اقلیتی دوستوں [illegible] کے دوران کا بائیکاٹ کرنے کے طریقے بتائے گئے ہیں تاکہ ان کی معاشی کمر توڑی جاسکے۔ اس میں ہندوؤں سے اپیل کی گئی ہے کہ وہ اس کی کاپیاں تقسیم کر کے تقسیم کریں حالانکہ وشو ہندو پریشد کی

گجرات یونٹ نے اس کی تردید کی ہے تاہم وی ایچ پی احمد آباد یونٹ کے چیف سیکریٹری [illegible] نے بتایا کہ وہ اس سے واقف ہیں کہ ایسا کوئی لٹریچر تقسیم کیا جا رہا ہے مگر وی ایچ پی کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ پولیس کو بھی اس کی اطلاع تھی لیکن کوئی چیز نہایت خاموشی سے چھپائی جا رہی ہے مگر پولیس [illegible] کا کہنا ہے کہ ان کے ہاتھ [illegible] لگے ہیں۔ اس [illegible] میں جو [illegible] درج ہیں ان میں ایک "[illegible]" [illegible] اور [illegible] اپیل کی گئی [illegible] کہ مسلمانوں سے کسی طرح کا لین دین نہ کیا جائے، ان دیگر دوستوں کے ہوٹلوں اور [illegible] نہ کیے جائیں، ایسی فلمیں نہ دیکھی جائیں جن میں اداکاری کسی مسلمان نے کی ہو۔ ہندوؤں کی دولت کاری میں [illegible] کی کسی طرح کے پوسٹر لگائے جانے کی اجازت نہ دی، کسی مسلمان کی فیکٹری میں کام نہ کریں اور نہ کسی مسلمان کو ملازم رکھیں۔

(ہندوستان ٹائمز، ۱۸ مارچ)

•

[illegible] کے آئی پی ایس انسپکٹر جنرل آف پولیس تھے، گجرات پولیس کو اس کی [illegible] سے [illegible] انگریزی [illegible] رپورٹ کی نظر میں کوئی بھی اہمیت نہیں رکھتے

ان کی نظر میں تو وہ ایک مسلمان تھے جس وہ کسی طرح جان بچانے میں کامیاب ہوگئے حالانکہ ایک بار وہ ایک مشتعل ہندو گروہ کے شکنجے میں آگئے تھے۔ اسی طرح محمد اکرم نام کے ایک شخص کے بھائی کو جو بھاگل پور سے احمد آباد کے جوہا پورہ کی ایک تلاش میں حصہ لینے آیا تھا اس کو اپنی جان بچانے کی خاطر پرشاد سے [illegible] اس کی تفصیل بھی اسی اخبار میں شائع ہوئی ہے۔ ۲۸ فروری کو فسادیوں نے محمد اکرم کے گھر کو گھیر لیا۔ پہلے فسادیوں نے پرشاد کو جھونپڑی میں دھکیلا پھر آگ لگا دی۔ اس کو کسی راہ گیر نے بری طرح جلی ہوئی حالت میں ایک پرائیویٹ اسپتال میں داخل کرایا۔ ہندوستان ٹائمز کے نامہ نگار نے پرشاد کے حوالے سے بتایا کہ جب فسادیوں نے محمد اکرم کے گھر کو گھیرا اور ان سے ان کا سامنا ہوا تو انھوں نے مطالبہ کیا کہ سامنے آ کر ہندو یا مسلمان پرشاد نے جب بھارت کا سہارا لیا تو انھوں نے سینے کی ضرورت کے لیے آئیں کہا آگے وہ سب کے جہت آنے میں ان میں سے کسی کے ہاتھ میں محمد اکرم کو شناخت کرا کر آگ لگا دی۔

گجرات کے مسلم کش فسادات نے ایک بار پھر یہ ثابت کر دیا ہے کہ مذہبی تنظیموں کی اس ملک میں واضح حیثیت کیا ہے۔ قانون کی کتابوں میں انھیں جو کچھ تحفظات دیے گئے ہیں ان کی حیثیت کیا ہے۔ گزشتہ ہفتہ (روزی) اور اس کے ایک ہفتہ بعد تک وہاں جو کچھ ہوا ہے اگر صرف ان واقعات کو سامنے رکھا جائے تو حقیقت سامنے آسکتی ہے۔ چند واقعات بطور مثال یہاں پیش کیے جا رہے ہیں۔ یہ سارے واقعات انگلش اخبارات سے نقل کیے جا رہے ہیں۔

کیا تھا اس نے بچ کر کہا ارے میاں ہے یہاں، جلا ڈالو ایک کو، اس کے بعد اس گھر کو پھونک ڈالا گیا۔ پرشاد بھی اس کا شکار ہوا۔ پرائیویٹ اسپتال سے جب اس کو سول اسپتال منتقل کیا گیا تو اس کو ڈاکٹروں نے مسلم ہندو بتایا تاکہ اس کی جان بچائی جاسکے۔ اس کو اسپتال میں بھی یہ خوف ہے کہ اگر اس کے بارے میں یہ معلوم ہوگیا کہ وہ مسلمان ہے اور زندہ بچ گیا ہے تو وہ اس کو مار ڈالیں گے۔

اسپتال میں بھی وہ خود کو محفوظ نہیں سمجھتے۔ اس نے نامہ نگاروں سے یہ درخواست کی کہ جب وہ اس کے بارے میں لکھیں تو اسے پرشاد ہی ظاہر کریں۔ پرشاد جنگل پینڈ لوم ایکسپو میں حصہ لینے کے لیے ۲۷ فروری کو احمد آباد آیا تھا۔ ہندوستان ٹائمز نے اس واقعہ کو اپنے اداریہ کا موضوع بھی بنایا ہے۔

(ہندوستان ٹائمز، ۱۰ مارچ)

•

گودھرا سانحہ کے بعد احمد آباد میں بغرض ملازمت مقیم انجلیق جلیسے سے تعلق رکھنے والے ڈی پی ایس افسران خود کو محفوظ خیال نہیں کر رہے ہیں۔ چار آئی پی ایس افسران جو ہندو کی گھنی آبادی میں رہتے ہیں۔ انھوں نے اپنے اہل خانہ کی حفاظت کے لیے مزید پولیس جوانوں کو تعینات کیا ہے۔ اس محلہ پر دو بار حملہ ہو چکا ہے مگر وہاں موجود پولیس والوں نے فسادیوں کو بھگا دیا۔ انجلیق جلیسے سے تعلق رکھنے والے ایک ایڈیشنل پولیس کمشنر ایم اوشانی نے جو پالڈی میں رہتے ہیں بتایا کہ جب جب یہاں فرقہ وارانہ فسادات ہوتے ہیں وہ کئی دفعی اور

جلائی گئی ہیں۔ اس بار بھی ایسا ہی ہوا۔ مسٹر شانی نے بتایا کہ تازہ ترین واردات میں ان کی بیوی پردہ وچو لاؤ انھیں اسپتال میں داخل کرانا پڑا۔ اب انھوں نے یہاں سے دوسری جگہ منتقل ہونے کا فیصلہ کیا ہے۔ یہاں تمام آئی پی ایس افسروں کو لاقانونیت کی سرکاری رہائش فراہم کی گئی ہے مگر انجلیق جلیسے سے تعلق رکھنے والے ان افسروں نے تحفظ کے نقطہ نظر سے سرکاری مکانوں میں منتقل ہونے کا فیصلہ کیا۔

(روزنامہ ایشین ایج ۱۰ مارچ)

•

گجرات ہائی کورٹ کے ایک ریٹائرڈ جج مسٹر ایم ایچ قادری احمد آباد کے [illegible] علاقہ کے جو قریب شہر میں واقع ہے سرکاری رہائش گاہ میں رہتے ہیں۔ ان کے ہمراہ ان کی صاحب فراش ۸۵ سالہ ماں بھی رہتی ہیں۔ شہر میں جب فساد کی آگ بھڑک اٹھی تو انھیں بھی یہ خوف لاحق ہوا کہ ان کے گھر پر بھی حملہ ہو سکتا ہے۔ انھیں جو دو محافظ دیے گئے تھے ان کا خیال تھا کہ وہ ناکافی ہوں گے۔ انھوں نے پولیس کے ڈائرکٹر جنرل اور ایڈیشنل چیف سکریٹری (ہوم) سے اس سلسلہ میں رجوع کیا اور ان سے درخواست کی کہ ان کے گھر کی حفاظت کے لیے مزید دستے بھیجے جائیں۔ اس کا کیا جواب ملا انھیں معلوم نہیں لیکن اتنی بات تو معلوم ہے کہ جسٹس قادری کو وہ جگہ چھوڑنے پر مجبور ہونا پڑا۔ گجرات ہائی کورٹ کے چیف جسٹس ڈی ایم دھرم ادھیکاری نے یہ پیشکش کی کہ وہ ان کے یہاں منتقل ہوجائیں مگر جسٹس قادری نے اپنے بعض رشتہ داروں کے یہاں جانا زیادہ مناسب خیال کیا۔ جسٹس قادری نے جب اپنی آنکھوں سے ان رشتہ داروں کا نظارہ دیکھا تو وہ اپنے ایک بھائی کے پاس جو خود بھی ایک جج ہیں منتقل ہوگئے۔ شہر کے ایک دوسرے سینئر جج جسٹس اکبر ایم دیوان بھی اس بار بے گھر ہوگئے۔ یاد رہے کہ جسٹس دیوان بھی گجرات ہائی کورٹ کے جج رہ چکے ہیں۔ علاوہ ازیں وہ ایم آر ٹی پی کمیشن کے سربراہ بھی رہ چکے ہیں اور ان دنوں بھی وہ

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

صفحہ روزگار

ریڈیوگرافی میں روزگار کا بہتر امکان

گزشتہ دو دہائیوں میں میڈیکل سائنس نے کافی ترقی کی ہے۔ ہر طرح طرح کی خطرناک بیماریوں کا علاج دریافت کر لیا گیا ہے۔ آج کے دور میں کسی بھی بیماری کا علاج کرنے سے پہلے اس کو سمجھنا بہت ضروری ہوتا ہے تاکہ اس کا صحیح علاج کیا جا سکے۔ اس کے لیے میڈیکل سائنس کے لوگ میڈیکل ٹیکنالوجی کا استعمال کرتے ہیں اس کی مدد سے بیماری کا پتا لگایا جاتا ہے۔

بدقسمتی کی بات ہے کہ ہمارے ملک میں اس کے لیے وافر تعداد میں ماہرین نہیں ہیں۔ زیادہ تر پرائیویٹ اسپتالوں میں اناڑی لوگ اس کام کو کرتے ہیں۔ اس سے مریضوں کی صحت کو خطرہ لاحق ہوگیا ہے۔ اس وجہ سے اس مضمون کے طلبہ کو اچھی ملازمت مل جاتی ہے۔ ملک کے کئی بڑے اسپتال بھی تربیت یافتہ لوگوں کو ترجیح دیتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ حکومت نے ملک میں ٹیکنیکل افرادی قوت کی کمی کی وجہ سے ریڈیوگرافی کام کی کوالٹی برقرار رکھنے کے لیے کئی کورس شروع کیے ہیں۔

۱۰+۲ سطح پر سرٹیفکیٹ کورس

بچوں کی تعلیمی سفارشات کے مطابق شروع کیا گیا یہ کورس حکومت ہند کے محکمۂ صحت اور وزارت انسانی وسائل کے تحت آتا ہے دہلی میں یہ ایم ایس اور جی بی پی اسپتال میں سب سے پہلے یہ کورس شروع کیا گیا۔ گورنمنٹ گرلس اسکول دلشاد گارڈن کے تعاون سے

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

جمعیۃ علماء ہند کے سولہ نفری وفد نے گجرات کے فساد زدہ علاقوں کا دورہ کیا

گجرات فساد مسلمانوں کو جانی و مالی طور پر پوری طرح تباہ کر دینے کی منصوبہ بند سازش تھی

فساد زدہ علاقوں سے واپسی کے بعد امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ کا بیان

نئی دہلی ۱۸ مارچ: جمعیۃ علماء ہند کے ایک سولہ نفری وفد نے صدر محترم حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ صدر جمعیۃ علماء ہند کی قیادت میں گجرات کے فساد زدہ علاقوں کا دورہ کیا۔ [illegible] مولانا مدنی نے گجرات کے فسادات کو [illegible] مسلم کش فساد قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ ایک منصوبہ بند سازش کے تحت مسلمانوں کو جانی نقصان پہنچانے کے ساتھ ان کی مالی و اقتصادی طور پر پوری طرح تباہ کر دیا گیا ہے۔ [illegible]

[illegible]

مولانا مدنی نے تمام ہندو معززین حضرات سے اپیل کی ہے کہ وہ گجرات کے متاثرین کی [illegible] اس وفد میں مولانا مدنی کے علاوہ [illegible] [illegible] شامل تھے۔

جگر پتا معدہ اور آنتوں کے امراض کے لئے فوری اثر



JIGRAS SYRUP

جگرس سیرپ

یونانی جڑی بوٹیوں کا خوش ذائقہ سیرپ

جگر کا ورم، تلی کا ورم، معدہ کا ورم، دائمی قبض، پیٹ کا درد، آنتوں کا ورم، یرقان، جگر کی خرابی، بھوک کی کمی، خون کی کمی اور دائمی قبض دور کرنے میں جادوئی اثر رکھتا ہے۔

آج ہی خریدیے اور آزمائیے

سبھی دواخانوں پر دستیاب

The Oriental Drugs Company
53 KPW Ghaziabad Pin No.245304
Ph. 95122-323045

Distributor M.S. Brothers
Ph. 3958755

گجرات کے انسانیت کش فس

عالم اسلام

صدام حسین کے خلاف کارروائی کی مہم

بغداد: دہشت گردی کے خلاف نام نہاد مہم میں اس کے اتحادی ممالک کے کسی لیڈر نے سب سے واضح انداز میں کہا ہے کہ صدام حسین کے خلاف کبھی بھی وقت کارروائی کی جا سکتی ہے۔ ٹونی بلیئر نے ڈیلی ایکسپریس میں لکھا ہے کہ عراق کو عوامی تباہی کے ہتھیار بنانے اور اس کو استعمال کرنے سے روکنے کی ضرورت ہے۔ واضح ہو کہ ابھی حال ہی میں امریکہ کے صدر جارج بش نے شمالی کوریا، عراق اور ایران کو شیطان کی دھری قرار دیا تھا۔ اس کے بعد اندازہ لگایا جا رہا تھا کہ افغانستان کے بعد اب عراق کا نمبر ہے۔

قذافی نے امن تجویز مسترد کی

سارتے (لیبیا) لیبیا کے رہنما معمر قذافی نے مشرق وسطیٰ میں قیام امن کے متعلق سعودی منصوبے کو مسترد کرتے ہوئے عرب لیگ سے نکل جانے کی دھمکی دی ہے۔ وجہ یہ بتائی گئی ہے کہ قذافی نے چند سال پہلے جو تجاویز پیش کی تھیں ان کو عرب لیگ نے نظر انداز کر دیا تھا۔ قاہرہ میں واضح عرب لیگ کے سکریٹری جنرل امر موسیٰ نے لیبیا جا کر قذافی سے مشرق وسطیٰ کے تازہ ترین حالات پر تبادلہ خیال کیا۔ قذافی کے ایک ترجمان نے بتایا کہ وہ اس ماہ لبنان میں ہونے والی چوٹی کانفرنس کا بائیکاٹ کریں گے۔

سات افغانی سرداروں کا قتل

کابل: افغانستان کے شہر جلال آباد کے نزدیک ان سات افغان قبائلی سرداروں کو قتل کر دیا گیا جو لویہ جرگہ کے کمیشن میں شرکت کر کے واپس آ رہے تھے۔ بتایا جاتا ہے کہ نامعلوم افراد نے ان پر فائرنگ کی اور بھاگ گئے۔ اس کمیشن کا مقصد لویہ جرگہ کی تشکیل دینا ہے جو افغانستان میں جون کے بعد ڈیڑھ سال کے لیے عبوری حکومت قائم کرے گا۔ ذرائع کے مطابق ان سرداروں کی ہلاکت سیاسی رقابت کا نتیجہ ہے۔ لویہ جرگہ کو افغانستان کے سابق شاہ ظاہر شاہ کی حمایت حاصل ہے۔

ایران کے فوجی طیارہ میں آگ

تہران: ایران کے انقلابی گارڈ کے ایک طیارہ میں اس وقت آگ لگ گئی جب وہ فضا میں تھا اور اس میں ۱۳۰ افراد تھے۔ سرکاری ترجمان کے مطابق طیارہ حفاظت کے ساتھ زمین پر اتر آیا۔ سرکاری ٹیلی ویژن نے بتایا کہ اس سوار ۱۰ لوگوں کو صدمہ کے علاج کیا جا رہا ہے۔ جانی نقصان نہیں ہوا۔ اس بات کی تصدیق نہیں کی گئی کہ اس پر کون سوار تھے یا کوئی ملازم تھے۔ واضح ہو کہ گزشتہ ہفتہ حادثہ کا شکار ہونے والے ایک طیارہ میں سوار سبھی ۱۱۹ لوگ مارے گئے تھے۔

حج کے دوران ۱۳۱۰ انڈونیشیائی حاجی جاں بحق

جکارتہ: اس برس حج کے دوران سعودی عرب میں ۱۳۱۰ انڈونیشیائی شہریوں کی موت واقع ہوئی۔ انڈونیشیائی حج کمیٹی کے حوالے سے بتایا گیا ہے کہ زیادہ تر اموات مختلف امراض کی وجہ سے ہوئیں۔ ۱۹۹ افراد دل کی بیماری اور پھیپھڑے کے مرض سے فوت ہوئے۔ ۲۲ حاجی حادثوں میں مرے۔ اس سال حج کرنے والوں کی تعداد گزشتہ برسوں کے مقابلہ کافی زیادہ تھی۔ گزشتہ برس ۲۰۳ انڈونیشیائی حاجی حج کے دوران جاں بحق ہوئے تھے۔

سابرمتی کی یہ بوگی جسے کر تی اتحاد ہے سکتی ہے۔ اس کا ایک نمونہ گجرات میں اس وقت دیکھنے کو ملا جب وہاں کے وزیر اعلیٰ نریندر مودی گودھرا کانڈ کے بعد نیوٹن کے اصول کے نام پر اقلیتوں کے خلاف ہونے والے حملوں اور لوٹ مار کو جائز قرار دے رہے تھے۔ گودھرا کے بعد گجرات کے منظم فرقہ وارانہ فسادات کے جواز کو ثابت کرتے ہوئے نریندر مودی بار بار یہ دلیل دے رہے تھے کہ نیوٹن کے اصول کے مطابق ہر عمل کا ایک رد عمل ہوتا ہے اور اسی بنیاد پر وہاں فسادات ہو رہے ہیں۔ اپنی حکومت کے حق میں جو دراصل ان کے اقلیتوں کے خلاف سرگرم ہونے کا عمل ثبوت تھا، بطور دلیل پیش کر رہے تھے۔ نریندر مودی شاید یہ نہیں جانتے کہ نیوٹن کے اصول میں باہری طاقت کے بیرونی کو بھی

"عمل اور رد عمل" کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے۔ سماج میں ہونے والے فرقہ وارانہ فسادات کے معاملے میں اسے لاگو کرنے پر یہ باہری طاقت سنگھ پریوار کی ہو سکتی ہے۔ اور انسانیت کا ذرا بھی خیال کی رد عمل کے نام پر ایسے کو کچلتا ہے۔ نیوٹن کے اصول کے بہانے پر بھی نریندر مودی اور ان کی حکومت کو گجرات کے ان فسادات کیلئے یا قاعدہ مجرموں کے کٹہرے میں کھڑا کیا جا سکتا ہے۔

فسادات کے شروع ہونے سے پہلے احمد آباد کی امید حالی گلبرگ کالونی میں ایک سابق ایم پی احسان جعفری سمیت ان کے خاندان کے افراد کو زندہ جلا دیا گیا تو سابق ایم پی لیکن بعد میں ریاست کے دوسرے علاقوں سے جو خبریں آئیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ اس طرح لوگوں کو زندہ

جلانے کی درندگی ان لوگوں میں عام بات ہے۔ جہاں تک گجرات پولیس کا سوال ہے خود احمد آباد کے پولیس کمشنر نے ٹیلی ویژن چینلوں کے سامنے اس بات کو مانا ہے کہ پولیس بھی سماج کا حصہ ہونے کے ناطے عام لوگوں کے جذبات سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ پاتی۔ فوج کو بلانے اور تعینات کرنے میں جان بوجھ کر دیر کی جانے کے الزامات بھی لگائے گئے ہیں۔ لیکن اس سرکاری انجام کار الٹ سے فائدہ ہوتی گئی ہے لگتا ہے کہ پورا گجرات ایک شمشان گھر بن جائے گا۔ فوج کے اترنے کے بعد ہی صورت حال آہستہ آہستہ کنٹرول میں آئی شروع ہوئی، جواب کسی حد تک کنٹرول میں ہے۔

ان فسادات کے پس منظر پر غور کرتے ہوئے یہ کہنا مشکل ہے کہ ان کی شروعات

معروف ہندی صحافی

گودھرا سے ہوئی تھیا گودھرا کی واردات ایک ایسا دھماکہ تھا جس سے فسادات کا دور آگیا۔ حالانکہ باہر بھی شروع ہو گیا تھا۔ گجرات کے ان فسادات کا تعلق کسی نہ کسی طرح یوپی کے سیاسی حالات سے بھی رہا ہے۔ اتر پردیش کے اسمبلی انتخابات میں بی جے پی نے کسی حد تک اپنی شکست ماننے کا اندازہ پہلے ہی لگا لیا تھا اور اس کو لگنے لگا کہ رام مندر مسئلہ کے لیے وہ ہر ممکن سازش کی کوشش میں لگی ہوئی تھی اور اس سلسلہ میں دو مرتبہ اس نے یہ اعلان بھی کیا تھا کہ بابری مسجد رام جنم بھومی تنازعہ کو ۱۲ مارچ تک حل کر لیا جائے گا جو اس بات کی طرف صاف اشارہ تھا کہ رام مندر کے نام پر انتخابات کے

گودھرا حادثہ اگر منصوبہ بند سازش تھی تو صرف ایک بوگی ہی کیوں جلائی گئی؟

اگر یہ سانحہ منصوبہ بند تھا تو صرف ۸۰ہزار لوگوں کی بھیڑ ٹرین کی صرف S6 بوگی کو ہی کیوں اپنا نشانہ بنائی؟ اگر یہ حملہ رام سیوکوں پر تھا تو آگے پیچھے کی بوگی میں بیٹھے رام سیوک کیا ان کے دشمن نہیں تھے۔ گودھرا ریلوے اسٹیشن کے سیتر بھشر اپنا نام شائع نہ کرنے کی شرط پر بتاتے ہیں کہ اس حادثہ کے دن سے پچھلے پانچ دنوں سے سابرمتی ایکسپریس کے ذریعہ اجودھیا آنے جانے والے رام سیوکوں نے مقامی غیر قانونی وینڈروں کی ناک میں دم کر رکھا تھا اور دلیل سے سابق ایکسپریس کے آنے سے جی آر پی ایف اور جی آر پی کے جوان کی ساری کی کسی نہ کسی شکایت کا شکوہ کرتے ہوئے وینڈنگ شاپ بند کرواتے تھے۔ حادثے کے دن ۲۷ فروری کو جار گھنٹے تاخیر سے چل رہی سابرمتی ایکسپریس کے پلیٹ فارم پر پہنچنے کے وقت تمام وینڈنگ شاپس کھلی تھیں۔ اس کی وجہ بھی یہی تھی کہ اس وقت گاڑی اور گاڑیاں بھی گزر رہی تھیں۔ اس لیے رام سیوک ایکسپریس کے پہنچتے ہی چائے اور کھانے پینے کا سامان بیچنے والے وینڈر، پلیٹ فارم پر کی سوکر رہتے ہیں۔ رام سیوکوں نے ایک ہیں کہ کچھ سہی ہے کہ گودھرا اسٹیشن پر پہنچی سابرمتی ایکسپریس میں سوار رام سیوکوں نے پلیٹ فارم پر اتر کر اشتعال انگیز نعرے لگانے شروع کر دیے اور کچھ نے سامان بیچنے والوں کے ساتھ بدسلوکی کی۔ گودھرا اسٹیشن کے ارد گرد رہنے والے لوگ ہی اس کے شکار ہوئے۔ ان میں پلیٹ فارم اور ٹرین میں سامان بیچ کر کام کرتے ہیں۔ ان میں سے زیادہ تر سوچ پانے کی سماعتوں کی دکھیاں، سامان اور بحیثیں صاف کرتے ہیں۔ ان مکر ادا کرد وہاں کے جوانوں کی دہشت ریلوے ملازمین کے ساتھ ساتھ آر پی ایف اور جی آر پی میں بھی ہے۔ عینی شاہدین کے مطابق پلیٹ فارم پر رام سیوکوں سے تکرار ہوتے ہی کوئی بات کے کچھ ہی دیر میں اسٹیشن سے کچھ ہی دوری میں پہنچی ان لوگوں نے کچھ ہی دیر میں وہاں کا فیصلہ کر لیا۔ رام سیوکوں نے بدلہ لینے کیلئے وہاں موجود لوگوں کو پکڑنا شروع کیا۔ اسٹیشن کے آؤٹر میں پہنچنے کے لیے اکسایا اسی دوران ایک ہجوم اکٹھا ہو گیا۔

تھا گجرات پشو پر امر کے لئے سے تعلق رام سیوکوں نے تو اپنی جان بچالی لیکن سید گرد عورتیں اور بچے اس غارت میں پہنچے کے اور حملہ آوروں کے لئے آگ کی زد میں آئے۔ واضح کا کہنا ہے کہ گودھرا ریلوے اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر ایک بڑی بھیڑ کے ساتھ ساتھ رام سیوکوں کو اپنے ہی گرفت میں لے کر ریلوے لوگ ایک بھاگ جانے کے بعد رام سیوکوں کو آگ لگا دی گئی۔ رام سیوکوں کو وہاں گھیر کر مارا گیا۔ رام سیوکوں کو وہاں گرفتار کر لیا گیا اور رات بھر میں کچھ کو ٹرین کے اندر ہی کھڑکی اور دروازے بند کرکے جلا دیا گیا۔ مقامی نیوز ایجنسی نے بتایا کہ اس سلسلہ میں کئی لوگوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔

ملک کی سب سے امیر ریاست میں لاشوں کو بھی لوٹ رہے ہیں لوگ

احمد آباد میں شاید ہی کوئی ایسا علاقہ بچا ہو جہاں فساد کا اثر نہ ہوا ہو۔ ۲۸ فروری سے گجرات کے شہروں میں لوگ امن اور سکون کی سانس لینے کو ترس رہے ہیں۔ دہشت زدہ لوگوں کو ڈر ہے کہ کسی بھی وقت فسادی آ کر ان کی جان لے لیں گے۔ گودھرا حادثہ کے بعد تشدد کا ماحول ہے۔ ملک کی سب سے امیر ریاست گجرات میں اب قتل عام کی جگہ لوٹ مار نے لے لی ہے۔ انسانیت کا ہر طرح سے خون کیا جا رہا ہے۔ فسادیوں نے لاشوں پر سے بھی زیورات لوٹ لیے۔ ایک عینی شاہد نے بتایا کہ اس نے ایک عورت کی لاش سے زیور اتارتے ہوئے لوگوں کو دیکھا۔ فسادات میں ہلاک ہونے والوں کی تعداد سرکاری طور پر ۷۰۰ سے زیادہ بتائی گئی ہے جبکہ غیر سرکاری ذرائع کے مطابق یہ تعداد کہیں زیادہ ہے۔ ہزاروں لوگ بے گھر ہو کر راحت کیمپوں میں پناہ لیے ہوئے ہیں۔ احمد آباد کے مختلف علاقوں میں لوگ اب بھی خوف کے سائے میں جی رہے ہیں۔ سرکاری انتظامیہ پر الزام ہے کہ اس نے فسادیوں کو کھلی چھوٹ دی۔ راحت کیمپوں میں رہنے والوں کو کھانے پینے کی بھی مناسب سہولیات نہیں مل رہی ہیں۔

مسلم علاقوں سے

عالمی خبریں

چین کے دفاعی بجٹ میں اضافہ

بیجنگ: واشنگٹن پوسٹ نے دعویٰ کیا ہے کہ چین اپنے دفاعی بجٹ میں دوبارہ اضافہ کر رہا ہے۔ اس مرتبہ اس کا دفاعی صرفہ بڑھا دیا جائے گا جس کے بعد اب اس کا بجٹ ۲۰ ارب ڈالر ہو جائے گا۔ [illegible]

آکاش کا کامیاب تجربہ

[illegible]

گجرات میں اموات کیلئے سرکار ذمہ دار

[illegible]

بغیر شادی کے مرد و عورت ساتھ رہ سکتے ہیں

[illegible]

۱۵۰ ارکنی شیڈو حکومت کا قیام

[illegible]

...کے لئے بی جے پی ذمہ دار ہے

...مہیشوری کی تحریر

[illegible]

(باقی صفحہ ۔۔۔ پر)

مجھے گجرات کے حالات پر انتہائی صدمہ اور شرمندگی ہے۔ صدر جمہوریہ

[illegible]

گجرات میں اب موبائل کے ذریعہ نفرت پھیلائی جا رہی ہے

[illegible]

...کا نقل مکانی سے انکار

[illegible]

ماں باپ کا احترام

قرآن و سنت کی روشنی میں

تحریر:
مفتی محمد سلمان منصورپوری

اسلام نے انسانیت کے احترام کا مظاہرہ کرتے ہوئے خالق و مالک رب العالمین کے حق کے بعد سب سے بڑا اور اونچا مرتبہ والدین کا متعین کیا ہے۔ اسلام کی نظر میں یہ رشتہ انتہائی اہم اور قابل عظمت ہے۔ قرآن مجید میں جابجا والدین کے ساتھ حسن سلوک کی تعلیم دی گئی ہے۔ ایک جگہ ارشاد ہے:

"اور حکم کر چکا تیرا رب کہ نہ عبادت کرو اس کے سوائے اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو، اگر پہنچ جائیں بڑھاپے کو ایک ان میں سے یا دونوں، تو نہ کہہ ان کو 'ہوں' اور نہ جھڑک ان کو اور کہہ بات ان سے ادب کی اور جھکا دے ان کے آگے کندھے عاجزی کر کے نیازمندی سے اور کہہ اے رب ان پر رحم کر جیسا پالا انہوں نے مجھ کو چھوٹا سا۔" (بنی اسرائیل ٢٣-٢٤)

والدین کے حقوق کے بارے میں جناب رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اہم ہدایات ارشاد فرمائی ہیں۔ چند احادیث طیبہ ذیل میں درج ہیں:

(١) حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آ کر عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! والدین کا اولاد پر کیا حق ہے؟ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ تمہاری جنت یا جہنم ہیں۔ (یعنی اگر ان کو خوش رکھو گے تو جنت کے مستحق ہوگے اور اگر ناراض کروگے تو جہنم کے مستحق ہوگے)۔ (ابن ماجہ ٢/٢٦٠، الترغیب والترہیب ٣/٢١٦)

(٢) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات اچھی لگے کہ اس کی عمر میں اضافہ ہو اور اس کی روزی میں زیادتی ہو تو اسے چاہئے کہ اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرے اور رشتہ داری کا خیال رکھے۔ (مسند احمد حدیث نمبر ١٣٤٢٥، الترغیب ٣/٢١٧)

(٣) حضرت عبداللہ ابن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ تم اپنے والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو تمہاری اولاد تمہارے ساتھ حسن سلوک کرے گی۔ (الترغیب ٣/٢١٧)

ہیں اور وہ مجھ سے احسان کی طالب ہیں، کیا میں ان کے ساتھ حسن سلوک کروں؟ (یعنی کیا مشرک ہونے کے باوجود ان کا تعاون کرنا چاہئے؟) تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہاں اپنی ماں کے ساتھ حسن سلوک کرو۔ (بخاری)

(٤) حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اس کی ناک رگڑی جائے، اس کی ناک رگڑی جائے، پھر اس کی ناک رگڑی جائے، صحابہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کس کی؟ تو آپ نے فرمایا کہ

> اسلام میں کس حد تک والدین کے احترام کی تلقین کی گئی ہے۔ اس کے برعکس آج کے مغربی معاشرہ میں بڑھاپے کی حالت میں والدین کی جو درگت بنائی جاتی ہے وہ نہایت قابل رحم اور انسانیت سوز ہے۔

(الترغیب ٣/٢١٨)

(٤) حضرت اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ پیغمبر علیہ السلام کے دور میں میری والدہ مشرکہ اور کافرہ ہونے کی حالت میں میرے پاس آئیں۔ چنانچہ میں نے آنحضرت سے مسئلہ پوچھا کہ میری والدہ آئی

(٥) حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرت نے ارشاد فرمایا کہ "اللہ کی رضا مندی والد کی خوشنودی میں ہے اور اللہ کی ناراضگی والد کی ناراضگی میں ہے۔" (ترمذی شریف، کتاب البر ١٩٠١) [illegible]

"اس شخص کی جو بڑھاپے میں اپنے والدین یا ان میں سے کسی ایک کو پائے اور پھر (ان کی خدمت کر کے اور ان کو خوش کر کے) اپنے کو جنت کا مستحق نہ بنائے۔" (مسلم شریف ٢/٣١٤)

(٧) حضرت ابوبکرہؓ فرماتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہر گناہ کی سزا اللہ تعالیٰ جس کو چاہیں قیامت تک مؤخر فرما دیتے ہیں، مگر والدین کی نافرمانی کی سزا دنیا ہی میں دی جاتی ہے۔ [illegible]

(الترغیب والترہیب)

دیکھئے کس حد تک والدین کے احترام کی تلقین کی گئی ہے۔ اس کے برعکس آج کے مغربی معاشرہ میں بڑھاپے کی حالت میں والدین کی جو درگت بنائی جاتی ہے وہ نہایت قابل رحم اور انسانیت سوز ہے۔ آج مغربی ممالک میں جابجا "اولڈ ہومس" کھلے ہوئے ہیں جہاں حقوق انسانی کے تحفظ کے نام نہاد دعویدار ... [illegible] ... مغرب کی اندھی تقلید میں ... [illegible] ... اسلام کی مقدس تعلیمات سے ... [illegible] ...

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا بنیادی مشن

پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا سب سے بڑا مشن اور نصب العین دنیا میں انسانی قدروں کا تحفظ کرنا تھا جو آپ سے پہلے پامال اور برباد کی جاچکی تھیں۔ آپ کا مشن کیا تھا؟ اس بارے میں کچھ روشنی اس واقعہ سے پڑتی ہے کہ جب مشرکین مکہ کی ایذا رسانیوں سے تنگ آ کر حضرت محمدؐ کے بعض جانثار صحابہ مکہ معظمہ سے ترک وطن کر کے حبشہ چلے گئے، تو مشرکین نے انہیں وہاں سے واپس لانے کے لئے اپنا ایک سفارتی وفد بھیجا جس نے شاہ حبشہ "نجاشی" سے ملاقات کر کے درخواست کی کہ مسلمانوں کو حبشہ سے ملک بدر کر دیں۔ اس موقع پر نجاشی نے تحقیق حال کیلئے مسلمانوں کو اپنے دربار میں بلایا جس میں حضرت جعفر بن ابی طالب کو شاہ سے گفتگو کے لئے نمائندہ بنایا گیا۔ مسلمانوں کے وفد سے نجاشی نے سوال کیا کہ تم لوگوں نے ایک دین کیوں اختیار کیا؟ اور اگر جدید دین کیا تھا تو یہودی یا نصرانی کے بجائے محمدؐ کو رہنما کیوں بنایا؟ اس کا جواب دیتے ہوئے حضرت جعفر بن ابی طالب نے نہایت جرأت اور جسارت سے فرمایا کہ جناب والا! ... [illegible] ...

... [illegible] ...

کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور نماز، روزہ اور زکوٰۃ سے کام لیں۔ (البدایہ والنہایہ ٣/٨٠-٨١) حضرت جعفرؓ کا یہ بیان پیغمبر اسلام کے تعارف کے سلسلہ میں صادر ہونے والے کلمات نہایت جامع ہیں جن کی روشنی میں آسانی انسانیت نوازی کے سلسلے میں اسلامی منشور تک رسائی حاصل کی جاسکتی ہے۔

اوصاف نبی کریمؐ

نتیجۂ فکر: ڈاکٹر محبوب محشر علی منڈ (قرۃ منڈ)

[illegible]

حمد

منظوم منتخب: [illegible] (دہلی)

سب سے بڑا خدا ہے، سب سے بڑا خدا ہے

[illegible]

اسکولی نصاب کے بھگوا کرن پر سپریم کورٹ کا حکم امتناعی

تعلیم کے بھگوا کرن پر قومی سطح پر مختلف حلقوں کی طرف سے شدید اعتراضات کے باوجود مرکزی وزیر برائے فروغ انسانی وسائل مرلی منوہر جوشی اپنے اصرار کو تیزی سے عمل سے ایک قدم بھی پیچھے ہٹنے کے لیے تیار نہیں ہیں۔ انھوں نے پارلیمنٹ کے اندر ہونے والی بحث کی بھی کسی طرح کوئی پرواہ نہیں کی۔ یہاں تک کہ وہ پارلیمنٹ کو سابق چیف جسٹس آف انڈیا کرشنا ایئر کے حوالے سے گمراہ کرنے سے بھی باز نہیں آئے۔ ان حالات میں ملک کے سیکولر کردار کی بقا کی فکر رکھنے والے لوگوں کو سپریم کورٹ سے رجوع کرنے کے علاوہ کوئی راستہ نہیں تھا۔ اور سپریم کورٹ نے حکم امتناعی جاری کرکے عارضی طور پر ہی سہی راحت فراہم کر دی ہے۔

اروناراے، بی جی ورگیز اور جینا رادھا کرشنا جیسی ہستیوں نے سپریم کورٹ میں مفاد عامہ سے متعلق ایک پٹیشن دائر کی، جس میں کہا گیا کہ اسکولی نصاب میں ترمیم کے لیے حکومت نے ایک اہم فیصلہ تعلیمی پالیسی سے متعلق اعلیٰ اداروں اور مرکزی مشاورتی بورڈ سے مشورہ کے بغیر کرلیا ہے۔ حکومت کو اس فیصلہ پر عمل کرنے سے روکا جائے۔ پٹیشن دائر کرنے والوں کی طرف سے سپریم کورٹ کی تین رکنی بنچ جس میں چیف جسٹس مسٹر ایس پی بھروچہ، مسٹر جسٹس ایس وی پاٹل اور مسٹر جسٹس [illegible] شامل تھے، اس تین رکنی بنچ نے عبوری حکم امتناعی Stay Order جاری کر دیا۔ فاضل جج صاحبان نے مرکزی وزارت برائے فروغ انسانی وسائل، سینٹرل بورڈ فار سیکنڈری ایجوکیشن سی بی ایس ای، نیشنل کونسل برائے تعلیمی تحقیقات و تربیت این سی ای آر ٹی اور قومی کمیشن برائے حقوق انسانی کو نوٹس جاری کرکے دو ہفتے کی مہلت دیتے ہوئے پٹیشن کا جواب دینے کا حکم دیا ہے اور اس وقت تک کے لیے متنازعہ قومی نصابی خاکہ پر عملدرآمد روک دیا ہے۔ سپریم کورٹ کی تین رکنی بنچ نے اپنے آرڈر میں کہا ہے کہ اس مدت کے لیے وزارت برائے فروغ انسانی وسائل، سی بی ایس ای اور این سی ای آر ٹی کو ہدایت ہونی چاہیے کہ نئے نصاب پر مرکزی مشاورتی بورڈ برائے تعلیم سے مشورہ کے بغیر کوئی عمل نہ کیا جائے۔

مفاد عامہ سے متعلق پٹیشن کے بارے میں ایڈیشنل سالیسٹر جنرل مسٹر مکل روہتگی نے سپریم کورٹ سے درخواست کی کہ کوئی عبوری آرڈر جاری نہ کیا جائے۔ انھوں نے کہا کہ وہ جلد ہی مرکزی حکومت کا جواب کورٹ میں پیش کر دیں گے۔ کورٹ نے ان سے معلوم کیا کہ کیا وہ یہ یقین دہانی کرا سکتے ہیں کہ جب تک مرکزی حکومت جواب داخل نہیں کرتی تب تک نئے نصاب پر عمل نہیں ہوگا؟ اس طرح کی ایک درخواست این سی ای آر ٹی کے وکیل ایم این کرشنامنی نے بھی پیش کی لیکن دونوں ہی حضرات ایسی کوئی یقین دہانی کرانے میں ناکام رہے جب کورٹ نے عبوری حکم امتناعی جاری کر دیا۔

پٹیشن دائر کرنے والوں کی طرف سے مسٹر راجیو دھون نے پٹیشن دائر کرتے ہوئے کہا کہ متنازعہ قومی نصابی خاکہ برائے ثانوی تعلیم حکومت کی ایما پر سی بی ایس ای اور این سی ای آر ٹی نے نافذ کر دیا ہے حالانکہ اس کے لیے مرکزی مشاورتی بورڈ برائے تعلیم سے منظوری حاصل نہیں کی گئی ہے جو ماہرین تعلیم اور مرکزی و ریاستی وزرائے تعلیم پر مشتمل ہے۔ مرکز، سی بی ایس ای اور این سی ای آر ٹی نے مذکورہ بورڈ سے اس بارے میں کوئی مشورہ نہیں کیا ہے حالانکہ تعلیم سے متعلق قومی پالیسی ۱۹۸۶ء میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ تعلیم سے متعلق امور میں بورڈ سے مشورہ کیا جانا چاہیے۔

پٹیشن دائر کرنے والوں نے مرکز پر واضح طور پر الزام لگایا ہے کہ اس نے مرکزی مشاورتی بورڈ برائے تعلیم کی میٹنگ بلائی اور نہ ہی مختلف ریاستی وزرائے تعلیم کی میٹنگ طلب کی۔ حالانکہ تعلیم مشترکہ امور کی فہرست میں شامل ہے اور قومی تعلیمی پالیسی ۱۹۸۶ء میں تعلیم سے متعلق امور میں مرکز اور ریاستی حکومتوں کے درمیان رابطہ پر زور دیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ انھوں نے موجودہ نصابی کتابوں سے بہت سے حصوں کو یہ کہہ کر نکال دیا کہ یہ بھگوا گروپوں کے "دھارمک جذبات" کے خلاف ہیں۔ اس سلسلے میں متعلقہ مصنفوں سے بھی کوئی مشورہ نہیں کیا گیا۔ انھوں نے حکومت پر الزام لگایا ہے کہ وہ برسر اقتدار بعض طبقات کے حق میں سیاسی اور دھارمک آئیڈیالوجی کو فروغ دینے کے لیے اسکولی تعلیم کے نصاب پر نظر ثانی کر رہی ہے۔ اس سلسلے میں ثبوت اور شواہد پیش کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ کتابوں سے جو حصے خارج کیے گئے ہیں ان کے بارے میں یہ دلیل دی گئی ہے کہ تاریخ کے بہت سے واقعات مختلف ہیں۔ اس لیے تاریخ کو از سر نو لکھا جا رہا ہے۔ حکومت کا کہنا ہے کہ تاریخ کی درسی کتابوں میں کئی حوالے گائے کے گوشت کھانے کے رواج، ذات پات (ورن سسٹم) کے نظام، بچوں کی قربانی (بلی) کے ہندوؤں میں پائی جانے والی روایت سے متعلق ہیں۔ ان سب کو کتابوں سے خارج کر دیا گیا ہے۔

پٹیشن دائر کرنے والوں نے حکومت کی اہتمام کارروائیوں کو چیلنج کرتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ حکومت اسکولی نصاب میں تبدیلیاں کرکے تعلیم کا بھگوا کرن کرنے کی کوشش کر رہی ہے۔ □□

کیا بابری مسجد گرانے کا منصوبہ ۱۹۹۰ ہی میں بنایا گیا تھا؟

گجرات کے حالیہ فرقہ وارانہ فسادات نے اگرچہ لوگوں کو اندر تک ہلا کر رکھ دیا ہے لیکن اس کی تہہ میں چھپا ہوا مندر کا موضوع ابھی راز کی کئی تہوں میں چھپا ہوا ہے جن کی وضاحت ہونے پر کئی حیرت انگیز انکشافات ہو سکتے ہیں۔

لال کرشن اڈوانی کو ۱۹۹۰ء میں لکھے گئے ایک خط میں تھا کہ "اگر مسجد زبردستی گرائی گئی تو ہم ہر اسرار طریقے سے جنگ جاری رہے گا۔" یہ جملہ لکھنے والے تھے معروف ماہر قانون رام جیٹھ ملانی۔ انھوں نے بابری مسجد کو گرائے جانے سے دو سال پہلے یہ خط لکھا تھا۔ اس وقت لال کرشن اڈوانی بی جے پی کے صدر تھے۔ اڈوانی کو لکھے گئے اپنے خط میں جیٹھ ملانی نے کہا تھا کہ مسجد گرائے جانے سے ملک میں خون خرابہ پھیل جائے گا اور ساری دنیا کے سامنے اس کا برا اثر ہو جائے گا لیکن سوال یہ ہے کہ جیٹھ ملانی اس وقت مسجد گرانے کی بات کیوں کر رہے ہیں۔ جب کسی بھی جگہ اس کا کوئی تذکرہ ہی نہیں تھا۔ کیا جیٹھ ملانی ایک وکیل ہونے کے ناطے مندر بنانے کے قانونی نتائج کے بارے میں بتا رہے تھے یا ان کو مسجد گرائے جانے کی پیشگی اطلاع تھی؟ جو لوگ اس وقت بی جے پی میں رہ چکے جیٹھ ملانی نے کیوں آنے والے واقعات کو پہلے ہی بھانپ لیا تھا؟ اس خط کے بارے میں پوچھنے پر جیٹھ ملانی نے کہا کہ اس میں لکھا ہر جملہ سچا ہی ہے۔ جب ان سے اس پیشین گوئی کی بنیاد جاننا چاہی تو انھوں نے کہا کہ میں پیغمبر نہیں ہوں کہ پیشین گوئیاں کرتا رہوں گا۔

رام جیٹھ ملانی نے خط کی شروعات وی پی سنگھ کی حکومت کو گرانے کی اپیل کے ساتھ کی تھی جو اس وقت مرکز میں بی جے پی کی حمایت پر چل رہی تھی۔ اس کے فوراً بعد خط میں ایودھیا کا ذکر شروع ہو گیا۔ جیٹھ ملانی نے لکھا تھا کہ حقیقت تو یہ ہے کہ جس زمین پر آپ مندر بنانا چاہتے ہیں وہ زمین آپ کی نہیں ہے۔ [illegible] ہے کہ اگر مندر بنانے کے لیے مسجد گرائی جاتی ہے تو بہت بڑا جرم ہوگا۔

انھوں نے اڈوانی کو آگاہ بھی کیا تھا کہ حکومت تنازعہ [illegible] ہندوؤں کو [illegible] تھی۔ اگر ایسی کوئی کوشش ہوتی ہے تو زمین کو تحویل میں لینے سے متعلق قانون کی کھلی خلاف ورزی ہوگی۔ بین الاقوامی برادری کے سامنے ہندوستان کی عزت کی دہائی دیتے ہوئے جیٹھ ملانی نے لکھا تھا کہ اگر مسجد گرائی گئی تو یہ شرمناک ہوگا۔

(باقی صفحہ [illegible] پر)

مایاوتی کا پارلیمنٹ سے استعفیٰ

اتر پردیش میں قدم جمانے کی کوشش؟

مایاوتی نے اکبر پور پارلیمانی حلقہ سے استعفیٰ دے دیا ہے اور وہ اسمبلی کی سیٹ کو اپنانے کے لیے یوپی کی سیاست کو ایک نیا موڑ دے رہی ہیں۔ [illegible]

[illegible]

جمعیۃ علماء ہند نے ہر مصیبت کے وقت ہندوستانی مسلمانوں کا پورا پورا ساتھ دیا ہے اور جمعیۃ علماء ہند کی بازآبادکاری مہم ملک و ملت کی تعمیر نو کے مترادف ہے

چھگواں اور مسل گاؤں کے تعمیر شدہ مقامات کی افتتاحی تقریب سے وزیر ریاست جناب عارف نسیم خاں کا خطاب

گجرات حادثہ کے مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جائے

جمعیۃ علماء انبالہ کے زیر اہتمام

مارچ میں اصلاح معاشرہ عشرہ منایا جائیگا

بقیہ: منظر پس منظر

اجلاس جمعیۃ علماء ٹانڈہ ضلع رامپور

ایصال ثواب کی اپیل

حادثۂ وفات

بقیہ: سپریم کورٹ صفحہ ۲ سے

کیا کہ ہم یہ ضمانت دیں کہ لوگوں کو متنازعہ مقام سے تھوڑی دوری پر علامتی پوجا کی اجازت دی جائے تو کوئی نقصان نہیں ہوگا اور اس سے قانون کو بھی کوئی خطرہ نہیں ہوگا۔ اٹارنی جنرل نے دلیل دی کہ اس کام سے متعلقہ لوگوں کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ سولی سوراب جی کی اس درخواست پر جسٹس کرپال نے جاننا چاہا کہ موجودہ کشیدہ ماحول میں علامتی پوجا کا کیا ردعمل ہوگا۔ انھوں نے اٹارنی جنرل کو یاد دلایا کہ دسمبر ۱۹۹۲ء میں مرکز کے حلف نامے کے باوجود متنازعہ عمارت گرادی گئی تھی۔ انھوں نے پوچھا اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ اس بار قانون قائم رکھنے کے لئے مرکز اور متعلقہ فریقوں کے حلف ناموں کی اس مرتبہ خلاف ورزی نہیں ہوگی۔ موجودہ کشیدہ ماحول میں پوجا سے حالات مزید خراب ہوں گے اور ملک کے بکھر جانے سے نقصان پہنچے گا۔ جسٹس پٹنائک نے کہا کہ ہر کسی کی طرح عدالت کو بھی ملک کی فرقہ وارانہ ہم آہنگی کی فکر ہے۔ ہم کسی قسم کی پوجا کی اجازت دینے کی پوزیشن میں نہیں ہیں۔ اجودھیا پر عدالت کے فیصلے کا انتظار کرنے کے مرکز کے فیصلے پر تبصرہ کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ ملک کے سیاسی نظام کے ناکام ہونے کے بعد ہی یہ معاملہ ہمارے پاس آیا ہے۔ عدالت نے کہا کہ ۱۹۹۴ء کے فیصلے پر غور کرنے سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ تنازعہ کا حل نکلنے تک ۶۷ ایکڑ کی متنازعہ اراضی پر جوں کی توں حالت برقرار رہے گی اور ۶۷ ایکڑ زمین سے کسی بھی طرح کی مذہبی سرگرمی قبول نہیں کی جاسکتی۔

وی ایچ پی کے وکیل نے کہا کہ ۱۹۹۴ء میں عدالت کی جانب سے جوں کی توں حالت بنائے رکھنے کا حکم صرف ۰.۳۱۳ ایکڑ متنازعہ زمین پر لاگو ہوتا ہے اور اس زمین سے الگ غیر متنازعہ زمین پر پوجا کرنے کی پابندی نہیں ہے۔ یہ اجازت رام جنم بھومی نیاس نے مانگی ہے نہ کہ وی ایچ پی نے۔ اس پر عدالت نے ان سے سوال کیا کہ اجازت مانگنے کا وی ایچ پی کے پاس کیا قانونی حق ہے۔ ذرائع کے مطابق عدالت کے اس سوال سے وی ایچ پی کو کرارا جھٹکا لگا ہے۔ انھوں نے عدالت سے کہا کہ ۳۰ سال پہلے تحریک چلانے والے بہت سے لوگ اب ۸۰ سال سے زائد عمر کے ہیں اور ان کی آخری خواہش ہے کہ وہ پوجا کریں۔ وہ سوچتے ہیں کہ ان کی زندگی میں مندر نہیں بن پائے گا۔

مرکزی حکومت کی درخواست

مرکزی حکومت نے سپریم کورٹ سے درخواست کی کہ وہ ۱۵ مارچ کو اجودھیا میں غیر متنازعہ زمین پر رام جنم بھومی نیاس اور وشو ہندو پریشد کو ایک علامتی بھومی پوجا کرنے کی اجازت دے دے۔ مرکزی حکومت کے موقف کو بیان کرتے ہوئے اٹارنی جنرل سولی سوراب جی نے کہا کہ سپریم کورٹ کے ۱۹۹۴ء کے حکم میں ایسی کوئی بات نہیں ہے جس کے تحت ۶۷ ایکڑ غیر متنازعہ زمین پر بھومی پوجا نہیں ہوسکتی۔ اٹارنی جنرل نے یہ بھی کہا کہ اس موقع پر نہ تو شلا لایا جائے گا اور نہ ہی کارسیوکوں کی ٹولی، نقل و حرکت ہوگی، صرف ایک علامتی پوجا ہوگی۔

اس بنچ میں شامل جسٹس آر این کرپال، جسٹس جی بی پٹنائک اور جسٹس وی این کھرے نے اٹارنی جنرل سے دریافت کیا کہ وہ اس بات کی ضمانت کر سکتے ہیں کہ اس مجوزہ پروگرام کی وجہ سے ملک میں فرقہ وارانہ کشیدگی نہیں پیدا ہوگی۔ اس کے جواب میں سوراب جی نے کہا کہ اس تقریب سے کوئی کشیدگی پیدا نہیں ہوگی کیونکہ یہ جگہ غیر متنازعہ ہے اور اس کے علاوہ مناسب حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں۔

یہ قانون کی فتح ہے

جمعیۃ علماء ہند کے محترم صدر امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ نے سپریم کورٹ کے اس فیصلہ کو تاریخی قرار دیتے ہوئے اسے قانون کی حکمرانی اور دستور کی بالادستی سے تعبیر کیا ہے۔ صدر محترم مدظلہ نے سپریم کورٹ کی اس بنچ میں شامل فاضل ججوں کی تحسین کرتے ہوئے انہیں دستور ہند کا محافظ قرار دیا اور کہا کہ اس فیصلے سے عدلیہ پر اقلیتوں کے اعتماد میں اضافہ ہوا ہے۔

مسلم پرسنل لاء بورڈ نے سپریم کورٹ کے اس فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے کہا کہ ہم نے ہمیشہ قانون کا احترام کرنے اور بابری مسجد تنازعہ میں عدالت کا فیصلہ ماننے کا موقف اختیار کیا ہے۔ بورڈ آئین کی حکمرانی پر یقین رکھتا ہے اور وہ عدالت کا فیصلہ تسلیم کرنے کا پابند ہے۔ بورڈ کے سکریٹری عبدالرحیم قریشی نے ۱۵ مارچ کی اجازت کے معاملے پر سپریم کورٹ کا فیصلہ آنے کے بعد ایک پرائیویٹ ٹی وی چینل سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہ کسی کی جیت یا ہار نہیں ہے بلکہ انصاف اور قانون کی فتح ہے۔ ایک سوال کے جواب میں انھوں نے کہا کہ مسلم پرسنل لاء بورڈ اجودھیا تنازعہ کے حل کیلئے بات چیت کے دروازے کھلے رکھے ہوئے ہے مگر یہ بات صرف حکومت ہند سے ہوگی۔ ہم بابری مسجد انہدام کے ذمہ داروں سے کوئی بات چیت نہیں کریں گے۔

ادھر رام جنم بھومی نیاس کے صدر پرم ہنس رام چندر داس نے سپریم کورٹ کے اس فیصلے پر دکھ ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ رام مندر کی تعمیر کے لیے ہر قدم اٹھایا جائے گا۔ کارسیوک اپنے مقصد کی تکمیل کیلئے لاٹھیاں اور گولیاں کھانے کو تیار ہیں۔ پرم ہنس رام چندر داس نے سپریم کورٹ کے فیصلے کی تاویل کرتے ہوئے کہا کہ اس نے شلادان کرنے کی ان کی تجویز پر پابندی نہیں لگائی ہے کیونکہ وہ صرف ان چٹانوں کے عطیہ کا [illegible] کرتے ہیں۔ پرم ہنس نے کہا کہ انھوں نے فیصلہ کا متن نہیں دیکھا ہے مگر سمجھا جاتا ہے کہ مندر میں جانے والے شردھالوؤں کو معمول کی پوجا سے منع نہیں کیا گیا ہے۔ □□

بقیہ: نواز شریف صفحہ ۲ سے

خدمات انھوں نے وہاں بھی حاصل کر رکھی ہیں، جنگل کے کام کرنے والے ملازمین میں سعودی، سوڈانی، مصری، تھائی لینڈ اور پاکستانی قومیتوں کے لوگ شامل ہیں۔

نواز شریف نے ہنستے ہوئے کہا کہ ملاقاتوں کے تین دور ہوئے اور ان کی گفتگو تب در تب واقعات کی یہ تمہید کھلتی رہی، تاہم پہلی باقاعدہ ملاقات کا آغاز بہت اچھا خوشگوار نہ تھا۔ "ہمارے دور میں آپ نے اچھا نہیں کیا، آپ ہمارے خلاف سمجھے رہے۔" میں نے ان کی ایسی ہی شکایت کو سنا اور مسکراتے ہوئے کہا کہ "آج آپ کے خلاف سمجھے والا سامنے موجود ہے اور اس وقت آپ کے حق میں سمجھے والے آج آپ کے خلاف کھڑے ہیں۔" نواز شریف کے ذاتی شکایت کی سطح میں اور ہوگئی تو پاک بھارت مذاکرات کے حوالے سے تاریخی انکشاف کیا۔

"معاہدہ لاہور سے پہلے بھارتی وزیر اعظم واجپائی نے مجھ سے کہا کہ ۱۹۹۹ء مسئلہ کشمیر کے حل کا سال ہوگا اور اس مسئلے کا ایسا حل تلاش ہوگا جو بھارت اور پاکستان دونوں کے لئے قابل قبول ہو اور اس پر میں نے واجپائی سے کہا کہ ایسا حل تلاش کرنا چاہئے جو پاکستان اور بھارت کے ساتھ ساتھ کشمیریوں کیلئے بھی قابل قبول ہو۔ واجپائی نے اس بات پر بھی رضامندی ظاہر کی اور پھر بیک چینل ڈپلومیسی شروع ہوئی تھی، پھر کارگل کا واقعہ ہوگیا اور بھارت نے بات چیت روک دی، بھارت کا موقف تھا کہ بات چیت کے بجائے ہمیں پیٹھ میں چھرا گھونپ دیا گیا ہے اور یہ بات کوئی غلط بھی نہیں تھی۔"

جنرل پرویز مشرف نے چند روز پہلے قوم سے خطاب میں جو اقدامات کئے ان کو نواز شریف نے [illegible] قرار دیا۔ ان کا کہنا تھا "جنرل مشرف کی کس بات پر اعتبار کریں، پہلے آزاد کشمیر میں جاکر جہاد کے نعرے لگاتے تھے اب کہتے ہیں بھارت جاکر دہشت گردی کرنے کی اجازت نہیں۔ اسی طرح پہلے بھارت سے مذاکرات کے خلاف تھے، اب کھٹمنڈو میں زبردستی واجپائی سے مصافحہ کے لئے مصافحہ کر رہے ہیں، ان کی کون سی بات پر یقین کیا جائے، اس وقت کی باتوں پر یا آج کی باتوں پر؟" □□

بقیہ: جو چپ رہے گی صفحہ ۱ سے

میں ہزاروں انسانی جانوں کو بھسم ہوتے ہوئے دیکھ کر بھی یہ نام نہاد سیکولر لیڈر خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔

ہم ان بدنہاد اور اقتدار کے لالچی لیڈروں کو صرف اتنا بتانا چاہتے ہیں کہ باجپئی حکومت کی یہ چاندنی صرف چند روزہ ہے، یوم حساب قریب آ رہا ہے۔ انھیں یاد رکھنا چاہیے کہ عوام جب حساب لینے پر آتے ہیں تو وہ اندرا گاندھی جیسی قد آور رہنما کو بھی سیاسی کوڑے دان کے حوالے کر دیا کرتے ہیں۔ ان بدنہاد اور بونے لیڈروں کو بھی سمجھ لینا چاہیے کہ سیاست کا کوڑے دان بہت وسیع اور گہرا ہے اور جو ایک مرتبہ اس میں ڈال دیا جاتا ہے تو شاذ و نادر ہی اس سے باہر آتا ہے۔ مسلمانوں کی آہیں ان کا برابر پیچھا کر رہی ہیں اور پکار پکار کر کہہ رہی ہیں کہ: جو چپ رہے گی زبان خنجر لہو پکارے گا آستیں کا۔ □□

بقیہ: ننگا ناچ صفحہ ۸ سے

وہ پیچھا کر رہے ہیں۔ ریاست کے بعد انھوں نے احمد آباد کو اپنا مستقر بنالیا۔ ان کا گھر پالڈی کے رہائشی علاقے میں ہے، یہ علاقہ بھی فسادیوں کی زد میں آیا، وہ تو خیریت ہوئی کہ وہ اس حملہ سے کچھ پہلے یہاں سے منتقل ہوگئے تھے، ورنہ ان کی جان بچنا مشکل تھا۔ جب وہ شام کے کچھ وقت بعد جوانوں کے ساتھ اپنا گھر دیکھنے آئے تو وہاں کچھ بھی نہیں تھا، فسادیوں نے اسے پوری طرح پھونک دیا تھا۔

اطلاعات یہ ہیں کہ گجرات کے مختلف شہروں میں مساجد، مقابر، قبرستانوں اور درگاہوں کو بھی نشانہ بنایا گیا ہے۔ ان میں ولی گجراتی کا مقبرہ بھی شامل ہے۔ ایک رپورٹ کے مطابق ابتدائی تین دنوں میں صرف احمد آباد میں ۴۰ مساجد اور درگاہوں کو مسمار کر دیا گیا، یہ تو محض چند واقعات ہیں، گجرات میں گزشتہ ایک ہفتہ کے دوران جو واقعات پیش آئے ہیں وہ [illegible]، اس سے پہلے بھی کسی صورت حال سے دوچار ہونا پڑا ہے، لیکن گجرات میں جس بڑے پیمانے پر یہ واقعات ہوئے ہیں اس نے تو بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا ہے، [illegible] ان واقعات نے کئی تلخ حقیقتوں کو سامنے لاکر کھڑا کیا ہے۔

(بشکریہ: انقلاب ممبئی)

بقیہ: انسانیت کش فسادات صفحہ ۵ سے

ہے کسی کی طرح اپنی جیت کو جتانے میں کامیاب ہے، لیکن دوسری جانب بی جے پی کی طرح بابری اور گجرات کے پیچھے پیچھے چل جانے کا خطرہ سنگھ پریواریوں کے ہوش اڑانے کے لیے کافی تھا، اس لیے گجراتیوں کا یہ [illegible] بے بنیاد نہیں ہے کہ ۱۹۹۲ء میں ممبئی کے فسادات سے شیو سینا کو ملنے والے فائدے کو دیکھتے ہوئے سنگھ پریوار نے گجرات میں بھی اسی کا اعادہ کیا ہے اور یہ فسادات اسی ارادہ کا شاخسانہ ہیں۔

جو بھی ہو اس درندگی کے درمیان بھی آنے والے دنوں کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ مسلکی ذہنیت رکھنے والے اب گجرات میں اور زیادہ کامیاب ہونے والے نہیں ہیں، فسادات کی آگ میں جلنے کے بعد گجرات کا عام انسان آج جب یہ محسوس کرتا دکھائی دیتا ہے کہ سیاستدانوں نے اپنی حفاظت کروا کر پوری ریاست کو نوچ کے حوالے کر دیا [illegible]

[illegible]

بحث شروع کرنے کی بات کہہ کر اپنے تجربات کا جواز پیش کیا تھا اس لیے اس "قومی شرم" کی جواب دہی بھی وزیر اعظم کی ہی ہے۔ غور طلب بات یہ ہے کہ آج صرف گجرات ہی ایسا صوبہ بچا ہے جہاں بی جے پی کی حکومت ہے۔ [illegible] گجرات کے فسادات [illegible] وزیر اعظم اور بی جے پی کو اس بات کا جواب پوری قوم کو دینا ہوگا کہ ملک کی کسی بھی دوسری ریاست میں گودھرا کے واقعہ کے بعد اس طرح کے فسادات کیوں نہیں بھڑکے؟ کیا یہ بھی اس بات کو ثابت کرنے کے لیے کافی نہیں ہے کہ ان فسادات کے پیچھے گجرات کی بھاجپا حکومت کا براہ راست ہاتھ تھا۔

ساری دنیا میں دہشت گردی کی طرح کے [illegible] پر کارروائی کی جانی چاہئے [illegible]

[illegible]

وزیر اعظم نے گجرات کے فسادات کو قوم کے لیے ایک شرم کی بات کہا ہے لیکن ہمت کے ساتھ وزیر اعظم کو یہ بھی کہنا چاہیے کہ [illegible] □□

بقیہ: ریڈیو گرافی صفحہ ۸ سے

شروع ہوا کیا یہ کورس [illegible] ڈاکٹر [illegible] کی شکل میں ہی ہے۔

یہ کورس سب سے پہلے ۱۹۹۲ء میں پی جی آئی ایم ای آر چنڈی گڑھ اور ایمس میں شروع ہوا تھا۔

بی ایس سی (میڈیکل ٹکنالوجی میں ریڈیو گرافی)

لازمی قابلیت ۱۰+۲ سرٹیفکیٹ کورس۔ بارہویں میں سائنس مضامین کے ساتھ اس میں داخلے کے لئے ٹیسٹ لیا جاتا ہے [illegible]

کورس کی مدت تین سال ہے، آج کل یہ کورس آل انڈیا انسٹی ٹیوٹ آف میڈیکل سائنس، پی جی آئی چنڈی گڑھ اور سی ایم سی ویلور میں چلایا جا رہا ہے۔

ایڈوانسڈ ریڈیو گرافی کورس: مدت دو سال، یہ کورس [illegible] اسکول کے ذریعہ چلایا جا رہا ہے اور [illegible] انسانی وسائل کے تحت آتا ہے، [illegible] اور سب سے پہلے یہ [illegible] اور گرو تیغ بہادر اسپتال میں شروع ہوا تھا۔

ساتھ ہی ایم ایس سی (میڈیکل [illegible])

اب جبکہ پیرا میڈیکل کورس بھی [illegible] اور گرو تیغ بہادر اسپتال میں شروع کرنے کی تجویز ہے۔

اس مضمون میں مزید جانکاری کے لیے گرو تیغ بہادر اسپتال کے ریڈیولوجی شعبے کے انچارج پروفیسر [illegible] سے فون نمبر 2256262 اور 2256808 ایکسٹینشن 401/503 پر بھی رابطہ قائم کر سکتے ہیں۔ □□

بقیہ: منصوبہ صفحہ ۹

غور طلب بات یہ ہے کہ [illegible] □□

R. N. I. NO. – 38985/82
ALJAMIAT (WEEKLY) NEW DELHI
Posting Date - 18/19 March 2002
22-28 MARCH 2002
Postal Registration No. – DL – 11052/2002

منظر پس منظر

منصور علی خاں سے کارٹون

حکومت کے لمبے ہاتھ

بجٹ کا ردعمل

کام چلاؤ سرکار

حکومت کے لمبے ہاتھ

حکومت کے ہاتھ بہت لمبے ہوتے ہیں، وہ عوام کو جدھر چاہے لے جاسکتی ہے۔ جیسے چاہے جان کے ذہن اور توجہ کا رخ موڑ سکتی ہے۔ جس حالت میں چاہے انہیں رکھ سکتی اور جینے پر مجبور کر سکتی ہے۔ سرکار چاہے شخصی ہو، خاندانی ہو یا جمہوری، عوام بیچارے اس کے ہاتھ اور رحم پر ہی رہتے ہیں۔ انہیں کس کی طرف الجھائے رکھنا حکومت کا کام ہوتا ہے۔ ہندوستان کی بھاجپا سرکار نے حال میں دو سالانہ بجٹ پیش کیے، ایک ریلوے بجٹ، دوسرے جنرل بجٹ ... [illegible]

بجٹ کا ردعمل

[illegible]

کام چلاؤ سرکار

[illegible]

جمعیۃ علماء ہند کے وفد کی طرف سے گجرات کے فساد زدہ علاقوں کا دورہ۔ قانونی کمیٹیوں کی تشکیل

نئی دہلی ۱۳ مارچ ۲۰۰۲ء

[illegible]

گجرات کے ہولناک فساد کے متاثرین کی بھرپور امداد و اعانت کیجیے

اہل خیر حضرات سے امیر الہند حضرت مولانا سید اسعد مدنی مدظلہ کی اپیل

[illegible]

(۱) [illegible] 011-3311455, 3317729

(۲) [illegible] 079-2120042, 9825045684

[illegible] Jamiat Ulama - I - Hind [illegible]

[illegible] Jamiat Relief Committee Gujarat [illegible]

شعبۂ نشر و اشاعت، جمعیۃ علماء ہند، ۱، بہادر شاہ ظفر مارگ، نئی دہلی - ۱۱۰۰۰۲

۳۱ مارچ ۲۰۰۲ء

الجمعیۃ
مدیر و ناشر: مولانا اسعد مدنی
[illegible]